سُوْرَۃُ الصَّفِّ

تعارف

سُوْرَۃُ الصَّفِّ قرآنِ مجید کے اٹھائیسویں (28ویں) پارے میں ہے۔ یہ قرآنِ مجید کی اکسٹھویں (61ویں) سورت ہے۔ یہ سورت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں چودہ (14) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔ اس سورت کی آیت نمبر چار (4) میں لفظ صفًّا کی نسبت سے اس کا نام سُوْرَۃُ الصَّفِّ رکھا گیا ہے۔ یہ سورت مسبحات میں شامل ہے، کیوں کہ اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے ہو رہا ہے۔

سُوْرَۃُ الصَّفِّ کی ابتدائی آیات کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم باتیں کر رہے تھے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ تو ہم اُس پر عمل کرتے، اِس پر اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الصَّفِّ کی پہلی دو آیات نازل فرمائیں۔ (جامع ترمذی: 3309)

مرکزی موضوع

سُوْرَۃُ الصَّفِّ میں جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی حقانیت کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

سُوْرَۃُ الصَّفِّ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دو پسندیدہ اعمال کا ذکر فرمایا ہے:

1۔ جب دوسروں کو نیکی کا حکم دیا جائے تو اس پر خود بھی عمل کیا جائے۔

2۔ جنگ کے دوران صف باندھ کر (جنگی منصوبہ بندی کر کے دلیری کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا جائے۔

مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور ان کی اقوام کا ذکر کیا کہ انھوں نے انبیائے کرام علیھم السلام کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان اقوام کو ذلیل و رسوا کر دیا۔ ایمان والوں کو نصیحت کی کہ تم اپنے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قدر کرو۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے اور اشاعتِ دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیتے رہو۔ اللہ تعالیٰ ضرور تمھاری مدد کرے گا، تمھیں بہت سی نعمتوں یعنی غنیمتوں سے نوازے گا، تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں جنتوں میں داخل فرمائے گا۔

سُوْرَۃُ الصَّفِّ میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اس بشارت کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ میرے بعد ایک نبی مبعوث ہوگا جس کا نام احمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) ہوگا۔ اس کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں ابراہیم (علیہ السّلام) کی دعا، عیسیٰ (علیہ السّلام) کی بشارت اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔ (مسند احمد: 10457) اس بشارت کی تصدیق کرتے ہوئے مسیحی بادشاہ، شاہِ حبشہ اصحمہ نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گفتگو سن کر کہا کہ یہ وہی رسول ہیں جن کی بشارت عیسیٰ ابنِ مریم علیھما السّلام نے دی تھی۔ (مسند احمد: 10539)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ ہم نے اس رسولِ مکرم (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو مبعوث فرمایا ہے اور ہم انھیں اور ان کے دین کو سب پر غالب کر دیں گے۔

رُكُوعَاتُهَا ۲ | (۶۱) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۹) | اٰيَاتُهَا ۱۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ ہی کی تسبیح کی ہر اُس چیز نے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمینوں میں ہے اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳

تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ اللہ کے نزدیک (یہ) سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴ وَ اِذْ قَالَ

بے شک اللہ اُن سے محبت کرتا ہے جو اُس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔اور (یاد کرو) جب

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْٓا

موسیٰ (علیہ السّلام) نے اپنی قوم سے فرمایا اے میری قوم! تم مجھے کیوں اذیّت دیتے ہو حالاں کہ تم جانتے ہو کہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب

اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

انھوں نے ٹیڑھا اختیار کی تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔اور (یاد کیجیے) جب عیسیٰ ابنِ مریم (علیہما السّلام) نے کہا

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا

اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں تصدیق کرنے والا ہوں اپنے سے پہلے آنے والی (کتاب) تورات کی اور اس (عظمت والے)

بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا

رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی خوش خبری دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام احمد (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) ہے پھر جب وہ

جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۶ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

(رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اُن کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے وہ کہنے لگے یہ تو کُھلا جادو ہے۔اور اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر

الْكَذِبَ وَ هُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷ يُرِيْدُوْنَ

جھوٹ باندھے حالاں کہ اسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو؟ اور اللہ (ایسی) ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں

لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ

کہ اللہ کے نُور کو اپنے مُنہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نُور کو پورا فرما کر رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے

رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ ع ۱ ۹ ۹

رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے ہر دین پر غالب فرما دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ

اے ایمان والو! کیا میں ایسی تجارت کی طرف تمھاری رہ نمائی کروں؟ جو تمھیں دردناک عذاب سے بچا لے۔ (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اُس کے رسول

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

(خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے تمھارے لیے یہی بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اگر تم جانتے ہو۔ وہ (اللہ) تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں (ایسے) باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی

الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى

اور نہایت عمدہ رہائش گاہوں میں (ٹھہرائے گا جو) اَبدی جنتوں میں ہیں یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک دوسری (دُنیاوی نعمت بھی عطا فرمائے گا) جسے تم

تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

پسند کرتے ہو (وہ) اللہ کی طرف سے مدد اور جلد ملنے والی فتح ہے اور (اے نبی مکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) آپ مومنوں کو (اس بات کی) بشارت دے دیجیے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ

اے ایمان والو! تم اللہ (کے دین) کے مددگار ہو جاؤ جس طرح عیسیٰ ابنِ مریم (علیہما السلام) نے حواریوں سے فرمایا تھا کون ہے جو

اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم ہیں اللہ کے (دین کے) مددگار تو بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا

وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۵ ۱۰

اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا چناں چہ جو لوگ ایمان لائے تھے ہم نے ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کی تو وہ غالب ہو گئے۔

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سُوْرَۃُ الصَّفِّ میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے کس ہستی کی آمد کی بشارت دی؟

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السّلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السّلام

(ج) حضرت ہارون علیہ السّلام (د) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(ii) سُوْرَۃُ الصَّفِّ کو مُسَبِّحَاتُ میں شامل کرنے کی وجہ ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا بیان (ب) اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان

(ج) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان (د) اللہ تعالیٰ کی حکمت کا بیان

(iii) سُوْرَۃُ الصَّفِّ کی آیات ہیں:

(الف) دس (ب) بارہ (ج) چودہ (د) سولہ

(iv) سُوْرَۃُ الصَّفِّ کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ عمل کا تذکرہ ہے:

(الف) زکوٰۃ دینا (ب) حج کرنا (ج) نماز پڑھنا (د) جہاد کرنا

(v) سُوْرَۃُ الصَّفِّ میں رکوع ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ الصَّفِّ میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی کون سی بشارت کا ذکر کیا گیا ہے؟

(ii) سُوْرَۃُ الصَّفِّ کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔

(iii) سُوْرَۃُ الصَّفِّ کی ابتدائی دو آیات کا شانِ نزول تحریر کریں۔

(iv) سُوْرَۃُ الصَّفِّ میں دوسروں کو نیکی کا حکم دینے کا کیا اصول بیان ہوا ہے؟

(v) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گفت گو سن کر شاہِ حبشہ نے کیا کہا؟

تفصیلی جواب دیں۔

- سُوْرَۃُ الصَّفِّ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سُوْرَۃُ الصَّفِّ کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔
- مختلف تفاسیر سے سُوْرَۃُ الصَّفِّ کے بنیادی مضامین کے بارے میں تفصیلاً آگاہی حاصل کریں۔
- جہاد کی فضیلت واہمیت کے بارے میں ایک مضمون تحریر کریں۔
- سُوْرَۃُ الصَّفِّ میں مذکور انبیائے کرام علیہم السلام کے مختصر تعارف پر تحقیقی مضمون لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الصَّفِّ کے مضامین کے بارے میں تفصیلاً آگاہی دیں۔
- جہاد کی فضیلت واہمیت پر کمرا جماعت میں ایک کوئز مقابلے کا اہتمام کروائیں۔
- طلبہ کے درمیان سُوْرَۃُ الصَّفِّ کے اہم نکات پر گروہی مباحثے کا اہتمام کریں۔